40752 ـ گاڑیوں اور ٹیلی فون نبمروں کی زیادہ قیمت میں فروخت کا حکم

سوال

(گاڑیوں اور ٹیلی فون) کے نمبر کی خرید وفروخت کا حکم کیا ہے، اور اگر کوئی شخص گاڑی کی نبمر پلیٹ خرید کر فروخت کردے تو کیا یہ مال حلال ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہر مسلمان شخص کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے اسراف اور فضول خرچی سے منع فرمایا ہے، اور یہ دونوں چیزیں مال خرچ کرنے میں حد سے تجاوز ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور کھاؤ پیؤ اور اسراف و فضول خرچی نہ کیا کرو یقینا اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا الاعراف (31).

اور ايك دوسرے مقام پر اسطرح فرمایا:

اور رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافر کو اس کا حق ادا کرتے رہو اور فضول خرچی اور بے جا خرچ سے بچو، بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے الاسراء (26 ـ 27)

اور ہر مسلمان شخص کو یہ جان لینا چاہیے کہ اس وقت تك اس کے قدم نہ تو جنت کی طرف اٹھ سکیں گے اور نہ ہی جہنم کی طرف جب تك اللہ تعالی اس سے کچھ اشیاء کا سوال نہ کرلے، اور ان اشیاء میں مال بھی شامل ہے اس کے بارہ میں سوال ہو گا کہ اس نے مال کیسے کمایا اور خرچ کہاں کیا؟

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بندے کے قدم اس وقت تك حرکت نہیں کرسکیں گے جب تك اس سے چار اشیاء کے متعلق سوال نہ کر لیا جائے، اس کی عمر کے متعلق سوال ہو گا کہ اس نے عمر کس میں بسر کی، اور اس کے علم کے متعلق سوال ہو گا کہ اس نے علم کا کیا کیا، اور اس کے مال کے متعلق سوال ہو گا کہ اس نے مال کیسے کمایا اور خرچ کہاں کیا، اور اس کے جسم کےمتعلق سوال ہو گا کہ اس نے اسے کس چیز میں بوسیدہ کیا؟ "

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ترمذی (2417) میں روایت کیا اوراسے حسن صحیح کہا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب (126) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس کے بعد یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ: موبائل فون اور امتیازی خصوصیات کی حامل گاڑیوں کے نمبر ہزاروں ڈالر اور ریال میں خریدنا فضول خرچی اور بیجا خرچ کرنے یا پھر حرام کام میں خرچ کرنا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی تو ان میں سے ہر ایک سے اس مال کے متعلق سوال کرنے والا ہے جو اس نے اس طرح کے کاموں میں خرچ کیا ہے .

اور خاص کر ہم تو دیکھتے ہیں کہ روئے زمین کے اکثر حصوں میں مسلمان معاشی تنگی کے ساتھ زندگی میں تنگی اور تکلیف میں بسر کر رہے ہیں، اور ان میں سے بعض کے پاس تو بھوک مٹانے کے لیے ایک لقمہ تك نہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو تن ڈھانپنے والے لباس سے بھی محروم ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس سر چھپانے کے لیے رہائش نہیں ان کے گھر منہدم کر دیے گئے ہیں اور وہ کھلے آسمان تلے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں.

اور اس مشکل اور تنگی کے وقت میں ہم ایسے مسلمان شخص کو بھی دیکھتے ہیں کہ جس نے 1 نمبر والی صرف گاڑی کی نمبر پلیٹ حاصل کرنے کے لیے (2.18) ملین ڈالر صرف کیے، اور یہ سب کچھ اعلانیہ نیلامی میں ہوا.

اور اسی نیلامی میں ایسی 2 نمبر والی نمبر پلیٹ (1.11) ملین ڈالر میں فروخت ہوئی !

اس نیلامی کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ: پہلے دن نیلامی میں (3.9) ملین ڈالر حاصل ہوئے !

اور موبائل فون کے نمبروں کا حال بھی اسی طرح ہے، جن میں سے ایک نمبر (360000) تین لاکھ ساٹھ ہزار ڈالر کا فروخت ہوا !

اور اس خریداری کا بخار اور یہ بیماری کئی ایک ممالك میں پھیل چکی ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ ان ممالك میں مسلمانوں کی مدد اور بے وقوفی اور فضول خرچی اور اسراف سے مال کی حفاظت عام ہوتی.

اور دیکھا یہ گیا ہے کہ یہ لوگ جو اس طرح کی خریداری کرتے ہیں انہیں تکبر، ریارکاری اور دوسروں کے سامنے فخر جیسے برے امور ایسا کرنے پر ابھارتے ہیں، اور اس معاملے میں سب سے زیادہ بڑی اور واضح تعلیق وہ ہے جو ایک اخبار نے ایک ایسے نوجوان کی جانب سے نشر کی اس نوجوان نے ایك لڑکی کو شادی کا پیغام دیا اور لڑکی کو والد کو کہا کہ: آپ کو میرے بارہ میں پوچھنے کو کوئي ضرورت نہیں، صرف میری گاڑی کا نمبر دیکھ لو تو مجھے پہچان لو گے.

اور یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ امتیازی نمبر کی قیمت تو " رولزرائس"گاڑی کی قیمت سے دوگنی ہو جاتی ہے، امارات میں اس کی قیمت ڈیڑھ ملیون درہم سے بھی زیادہ ہے، اسی طرح اس کی قیمت مرسڈیز گاڑی کی قیمت سے پانچ گنا زیادہ

تك جا پہنچتی ہے، یا پھر لکزس گاڑی کی قیمت سے دس گناہ زیادہ کا یہ صرف نمبر ہی بکتا ہے، اور یہ گاڑی سرمایہ داروں کو بہت پسند ہے.

اس کے بعد آپ یہ دیکھیں کہ اس قیمت میں ضرورت مندوں کے لیے کتنا کھانا پینا اور لباس، بلکہ اس رقم کی کتنی گاڑیاں اور ٹیلی فون نمبر خریدے جاسکتے ہیں؟

اور کتنے ہی نوجوانوں کی شادی ہو سکتی ہے کہ وہ عفت عصمت کی زندگی بسر کریں؟

اور کتنے ہی ایسے قیدی ہیں جن کا قرض ادا کرکے انہیں قید سے رہائی دلوائی جاسکتی ہے؟

اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے کتنے لوگوں اگر اسی رقم میں سے دینی کتابیں اور کیسٹیں خرید کر دی جائیں اور تقسیم کیا جائے تو وہ صراط مستقیم پر واپس آسکتے ہیں؟

امتیازی نمبر کا معنی یہ نہیں کہ اس کي بنا پر اسے حاصل کرنے والا بھی امتیازی حیثیت حاصل کرلیتا ہے، یا پھر یہ اس کی سادگی میں امتیاز اور بڑے بڑے امور کا اہمتام کرنا والوں میں شمار ہو جاتا ہے، اور امتیازی نمبر کوئی ترقی نہیں ـ جیسا کہ گاڑیوں میں ہوتی ہےـ جسے انسان اپنی راحت ، تیز رفتاری اور امن کے لیے استعمال کرے، اور پھر امتیازی نمبر یہ سے کوئی راحت بھی نہیں ہوتی کہ جب اس کی جانب نظر دوڑائی جائے تو خوشی محسوس ہو ـ جیسے بعض پرندے دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے، بلکہ یہ تو صرف تکبر اور بڑائی اور فخر و گھمنڈ اور مال کی فضول خرچی ہے.

اور اگر ٹیلی فون کے امتازی نمبر میں مثلا کوئي تجارتی کمپنی یا کوئي اہم چیز ہوتی جس کےلوگ محتاج ہوتے یا اس طرح کی کوئی اور چیز ہوتی تو پھر اس کی خریداری کی کوئی وجہ بھی ہو سکتی تھی اور پھر اس کا ریٹ اتنا زیادہ بھی نہ ہوتا جتنا ریٹ ہم پیچھے ذکر کر چکے ہیں.

اور یہ امیتازی نمبر خریدنے میں حد بعید تك اس شہرت کے لباس سے مشابہت پائی جاتی ہے جس سے منع کیا گیا ہے:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جس نے شہرت والا لباس زیب تن کیا اللہ تعالی اسے روز قیامت اسی طرح کا لباس پہنائے گا"

اور ایك روایت کے الفاظ ہیں:

" ذلت والا لباس" کسی راوی نے اس کا اضافہ کیا ہے.

" پھر وہ اسی لباس میں آگ کے اندر جلے گا" سنن ابوداود حدیث نمبر (4029) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3607).

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ اس لیے کہ اس نے تکبر اور فخر کرنا چاہا تھا، تو اللہ تعالی نے اسے اس کے خلاف کی سزا دی، لھذا اسے ذلیل کردیا، جس طرح اس نے تکبر کے ساتھ کپڑے لمبے کرنے والے کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تك زمین میں دھنستا ہی رہے گا.

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 145 - 146).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

شہرت والا لباس مکروہ ہے، اور یہ وہ اونچا لباس ہے جو عادت کے مطابق نہ ہو اور وہ نیچا لباس جو عادت سے خارج ہو؛ کیونکہ سلف صالحین دونوں شہرتوں کو ناپسند کرتے تھے: اونچا اور نیچا، اور حدیث میں ہے کہ:

" جس نے شہرت والا لباس پہنا اسے اللہ تعالی روز قیامت ذلت والا لباس پہنائے گا"

اور سب سے بہتر اور اچھے امور درمیانے اور اوسط درجہ کے ہیں. دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 138).

اور خلاصہ یہ ہے کہ:

ان امتیازی نمبروں کی خریدو فروخت جائز نہیں، اور اگر بعض لوگوں کے لیے جائز بھی ہو تو ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس میں لمبی چوڑی رقم خرچ کریں.

اور جسے اللہ تعالی نے یہ مال دے رکھا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرے اور اس کی حفاظت کرے، اور اسے ایسی جگہ میں صرف اور خرچ نہ کرتا پھرے جو اللہ تعالی کی ناراضگی اور غضب کا باعث بنے، یا ایسی جگہ خرچ کرے جہاں کوئی فائدہ ہی نہ ہو، اس کے علم میں ہونا چاہیے کہ اس مال کے متعلق روز قیامت اس سے باز پرس ہو گی کہ: " اس نے یہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا"

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .